چار بھائیوں کا مناقصہ
وارث کے لئے وصیت کرنا
تقسیم سے پہلے ایک وارث کا ترکہ میں سے خرچ کرنا
عاقدین میں سے کسی ایک کے مرنے پر عقدِ مزارعت کا حکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

(1) مزارعت میں اگر کام کرنے والے کا انتقال ہو جائے تو اب آگے اس مزارعت کو ہم کیسے جاری کریں گے؟

(2) ہمارے والد کا انتقال ہوا جس کی ملک میں دس ایکڑ زمین اور چالیس لاکھ روپے تھے، اب ان کی میراث کی سالوں سے تقسیم نہیں ہوئی ہے، اب ورثاء جھگڑا کر رہے ہیں آپ حضرات ان کے جوابات عنایت فرمائیں؟

سب ورثاء اور ان کے نام درج ذیل میں لکھ دیے ہیں:

مرحوم کا نام عبد الخالق تھا ان کے ورثاء میں ایک بیوی رملہ، ایک بیٹا جاوید اور ایک بیٹا شاہد اور دو بیٹیاں حفصہ اور نائلہ اور ایک بہن شاہینہ ہے، پھر اس کے بیٹے شاہد کا انتقال ہو گیا اس کے ورثاء میں دو بیویاں فاطمہ اور خدیجہ، اور دو بیٹے حسن اور حسین ہیں جو دونوں خدیجہ سے ہیں اور فاطمہ بانجھ ہے، پھر دوسرے بیٹے جاوید کا انتقال ہو گیا اس کے ورثاء میں ایک بیوی جمیلہ، ایک بیٹا خبیب، ایک بیٹا حارث ہے، پھر اس کی ایک بیٹی حفصہ کا بھی انتقال ہو گیا اس کے ورثاء میں دو بیٹے ایک شاہین، ایک ساحل، دو بیٹیاں فاروقیہ اور صدیقیہ ہیں، اس کا شوہر اس کے انتقال کے وقت حیات نہیں تھا۔

اب ان تمام ورثاء میں مذکورہ ترکہ کی تقسیم مطلوب ہے؟

(3) عبد الخالق نے اپنی دونوں بیٹیوں کے لئے دو ایکڑ زمین کی وصیت کی ہے اس کا کیا ہو گا؟

(4) اور عبد الخالق کے دونوں بیٹوں نے دس لاکھ روپے خرچ کیے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

مستفتی: عدنان

****

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجوابُ حامداً و مصلّیاً

1. واضح رہے کہ متعاقدین (ایک دوسرے سے عقد کرنے والوں) میں سے کسی ایک کے مرنے سے عقدِ مزارعت ختم ہو جاتا ہے، البتہ مزارع (کسان، عمل کرنے والے) کے مرنے کی صورت میں اس کے ورثاء کو اختیار دیا جائے گا، کہ وہ اس کھیتی کو اسی طرح چھوڑے رکھیں اور عقد کے پورا ہونے تک کام کریں، اور اگر ورثاء اس پر راضی نہ ہوں تو ان کو کام کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا، یا مالکِ زمین فصل کے کٹنے تک کے تمام اخراجات خود اٹھائے، اور پکنے کے بعد کسان

Scanned with CamScanner

کے ورثاء کے حصے سے وصول کرے اور اگر ورثاء کھیتی کے اکھاڑنے کا مطالبہ کریں تو کھیتی کی موجودہ ہیئت کی قیمت لگا کر ان کو ان کا حصہ دے دیا جائے گا۔

2. واضح رہے کہ مرحوم عبدالخالق نے بوقت انتقال اپنی ملکیت میں جو کچھ منقولہ و غیر منقولہ، جائیداد، مثلاً: دکان، مکان، پلاٹ، سونا، چاندی، زیورات، نقدی، کپڑے اور برتن وغیرہ غرض کسی بھی قسم کا چھوٹا بڑا سازو سامان چھوڑا ہو، وہ سب مرحوم کا ترکہ ہے، اور اس میں سب سے پہلے مرحوم کے کفن دفن کے جائز اخراجات متوسط طور پر نکالے جائیں گے، پھر مرحوم کے ذمہ اگر کسی کا قرض ہو تو ادا کیا جائے گا، اس کے بعد اگر مرحوم نے کسی غیر وارث کے لئے کوئی جائز وصیت کی ہو تو بقیہ ترکے کے ایک تہائی حصے کی حد تک وصیت پر عمل کیا جانا ضروری ہے، اس کے بعد مرحوم کے ترکہ میں سے جو کچھ بھی بچ جائے، اس میں ہر وارث کو جتنے حصے دے جائیں گے اس کی تفصیل راقم الحروف کے نام کے ساتھ مندرجہ ذیل نقشہ میں ملاحظہ فرمائیں:

نمبر شمار	ورثاء	عددی حصہ	فیصدی حصہ
01	رملہ	852	24.65
02	نائلہ	504	14.58
03	فاطمہ	63	1.82
04	خدیجہ	63	1.82
05	حسن	357	10.32
06	حسین	357	10.32
07	جمیلہ	126	3.64
08	خبیب	357	10.32
09	حارث	357	10.32
10	شاہین	140	4.05
11	ساحل	140	4.05
12	فاروقیہ	70	2.02
13	صدیقیہ	70	2.02
کل میزان	13	3456	99.93

Scanned with CamScanner

میت 8×6تصہ 48×24تصہ 1152×3تصہ 3456

زوجہ	ابن	ابن	بنت	بنت
رملہ	شاہد	جاوید	حفصہ	تالہ
ثمن				
1×6	14	24×14	24×7	24×7
24×6		336	168	3×168
3×144			عصبہ	504
432			6×7	
			42	

میت 2×24تصہ ~~48~~[24] مف: ~~14~~[7] مضروب:2 مورث ثانی(شاہد)

ام	زوجہ	زوجہ	ابن	ابن
رملہ	فاطمہ	خدیجہ	حسن	حسین
سدس	ثمن			
2×4	7×3	7×3	17×7	عصبہ 17×7
7×8	3×21	3×21	3×119	2×17 3×119
3×56	63	63	357	34 357
168	2×3			
	6			

میت 2×24تصہ ~~48~~[1] مف: ~~336~~[7] مضروب:2 مورث ثالث(جاوید)

ام	زوجہ	ابن	ابن
رملہ	جمیلہ	خبیب	حارث
سدس	ثمن		
2×4	2×3	17×7	عصبہ 17×7
7×8	7×6	3×119	2×17 3×119
3×56	3×42	357	34 357
168	126		

Scanned with CamScanner

میت 6×6 تصحیح 36 | مف: 14 | 108 | مضروب: 6 مورث رابع (دختر)

ام	ابن	ابن	بنت	بنت
رملہ	شاہین	ساحل	فاروقیہ	صدقیہ
سدس		عصبہ		
6×1	14×10	14×10	14×5	14×5
14×6	140	140	70	70
84		6×5		
		30		

مبلغ:3456

الأحیاء

رملہ	نائلہ	فاطمہ	خدیجہ	حسن	حسین	جمیلہ
852	504	63	63	357	357	126

الأموات

خبیب	حارث	شاہین	ساحل	فاروقیہ	صدقیہ
357	357	140	140	70	70

3. وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں ہے البتہ اگر دیگر ورثاء اجازت دے دیں تو وصیت نافذ ہو جائے گی۔ بشرطیکہ وہ بالغ ہوں۔
4. دونوں بیٹوں کا ترکہ میں سے تقسیم سے قبل خرچ کرنا ناجائز ہے، لہذا تمام ورثاء کو ان سے مطالبے کا حق ہے۔

للمسألة الأولى

كمافي الهداية(57/4)مط:البشرى:

واذامات احدالمتعاقدين:بطلت المزارعة؛اعتباراًبالاجاراة.

Scanned with CamScanner

وفی بدائع الصنائع (283/8) مط: دار الکتب العلمیة:

وأما في موت أحد المتعاقدين---وإن مات المزارع والزرع بقل فقال ورثته: نحن نعمل على شرط المزارعة وأبى ذلك صاحب الأرض فالأمر إلى ورثة المزارع؛ لأن في القلع ضررا بالورثة ولا ضرر بصاحب الأرض في الترك إلى وقت الإدراك، وإذا ترك لا أجر للورثة فيما يعملون؛ لأنهم يعملون على حكم عقد أبيهم تقديرا فكأنه يعمل أبوهم، وإن أراد الورثة قلع الزرع لم يجبروا على العمل؛ لأن العقد ينفسخ حقيقة إلا أنا بقيناه باختيارهم نظرا لهم، فإن امتنعوا عن العمل بقي الزرع مشتركا، فإما أن يقسم بينهم بالحصص أو يعطيهم صاحب الأرض قدر حصتهم من الزرع البقل أو ينفق من مال نفسه إلى وقت الحصاد ثم يرجع عليهم بحصتهم؛ لأن فيه رعاية الجانبين والله -تعالى- أعلم..

وفی ردالمحتار (470/9) مط: رشیدیة:

وإن مات المزارع والزرع بقل، فإن أراد ورثته القلع لا يجبرون على العمل ولرب الأرض الخيارات الثلاثة اهـ. ملخصا.

للمسئلة الثانية

وفی القرآن الکریم (النسآء، 11):

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ .

وفی تنویر الابصار مع الدر المختار (769/6):

(فيفرض للزوجة فصاعدا الثمن مع ولد أو ولد ابن) وأما مع ولد البنت فيفرض لها الربع (وإن سفل والربع لها عند عدمهما) فللزوجات حالتان الربع بلا ولد والثمن مع الولد (والربع للزوج) فأكثر كما لو ادعى رجلان فأكثر نكاح ميتة وبرهنا ولم تكن في بيت واحد منهما ولا دخل بها فإنهم يقسمون ميراث زوج واحد لعدم الأولوية (مع أحدهما) أي الولد أو ولد الابن (والنصف له عند عدمهما) فللزوج حالتان النصف والربع.

وفی کنز الدقائق (ص: 698)

وللبنت النّصف وللأكثر الثّلثان وعصبها الابن وله مثلا حظّها.

وفی السراجی (36):

وهم اربعة اصناف: جزء الميت، واصله، جزء ابيه، جزء جده، الاقرب فالاقرب، يرجحون بقرب الدرجة، اعنى اولادهم بالميراث جزء الميت اى البنون ثم بنوهم وان سفلوا.....الخ.

للمسألة الثالثة

کما فی السراجي في المیراث (ص: 5-8):

تتعلق بتركة الميّت حقوق أربعة مرتبة: الأول: يبدأ بتكفينه وتجهيزه من غير تبذير ولا تقتير، ثم تقضى ديونه من جميع ما بقي من ماله، ثم تنفذ وصاياه من ثلث ما بقي بعد الدين، ثم يقسم الباقي بين ورثته بالكتاب والسنة وإجماع الأمّة.

وفی بدائع الصنائع (331/7) مط: دار الکتب العلمیة:

وأما ركن الوصية فقد اختلف فيه قال أصحابنا الثلاثة - رحمهم الله -: هو الإيجاب والقبول، الإيجاب من الموصي، والقبول من الموصى له فما لم يوجدا جميعا لا يتم الركن، وإن شئت قلت: ركن الوصية الإيجاب من الموصي، وعدم الرد من الموصى له وهو أن يقع اليأس عن رده، وهذا أسهل لتخريج المسائل على ما نذكر.

وفی ردالمحتار (358/10) مط: رشیدیة:

(وأن لم يجز الوارث ذلك لا الزيادة عليه إلا أن تجيز ورثته بعد موته) ولا تعتبر إجازتهم حال حياته أصلا بل بعد وفاته.

Scanned with CamScanner

فی الفتاوی الهندیة (90/6): رشیدیة:

تصح الوصیة لأجنبي من غیر إجازة الورثة، کذا في التبیین ولا تجوز بما زاد علی الثلث إلا أن یجیزه الورثة بعد موته وهم کبار ولا معتبر بإجازتهم في حال حیاته، کذا في الهدایة.

وفی الفتاوی الهندیة-(90/6)

ولا تجوز الوصیة للوارث عندنا إلا أن یجیزها الورثة، ولو أوصی لوارثه ولأجنبي صح في حصة الأجنبي ویتوقف في حصة الوارث علی إجازة الورثة إن أجازوا اجاز وإن لم یجیزوا ابطل ولا تعتبر إجازتهم في حیاة الموصي حتی کان لهم الرجوع بعد ذلك، کذا في فتاوی قاضي خان.

للمسئلة الرابعة

وفی صحیح البخاری (321/1) مط: قدیمی کتب خانة:

حدثنا أبو الولید، حدثنا شعبة، أخبرنا سلمة بن کهیل، قال: سمعت أبا سلمة بمنی یحدث عن أبي هریرة، رضي الله عنه؛ أن رجلا تقاضی رسول الله صلی الله علیه وسلم، فأغلظ له، فهم به أصحابه، فقال: دعوه، فإن لصاحب الحق مقالا، واشتروا له بعیرا، فأعطوه إیاه، وقالوا: لا نجد إلا أفضل من سنه، قال: اشتروه، فأعطوه إیاه، فإن خیرکم أحسنکم قضاء.

وفی رد المحتار (531/10) مط: رشیدیة:

والمعنی اذا خرج من الثلث فیمنع تعلق حق الوارث بصورته، فکان ذلک تقدیما علی الورثة.

وفی المبسوط للسرخسی (145/29) مط: رشیدیة:

فأما ما زاد عن الثلث لا یظهر فیه تقدیم الوصیة؛ لأن حق الوارث فیه یمنع الوصیة، الا أن یجیز الوارث.

وفی شرح المجلة (51/1) مط: رشیدیة:

لا یجوز لأحد أن یتصرف فی ملک الغیر بلا اذنه أو وکالة منه أو ولایة علیه وإن فعل کان ضامناً.

الجواب صحیح

بندہ محمد نعیم عفا اللہ عنہ

26/شعبان/۱۴۴۳ھ

30/مارچ/2022ء

الجواب صحیح

بندہ غلام یاسین عفا اللہ عنہ

26/شعبان/۱۴۴۳ھ

30/مارچ/2022ء

الجواب صحیح

بندہ شاہ ولی اللہ عفا اللہ عنہ

26/شعبان/۱۴۴۳ھ

30/مارچ/2022ء

واللہ اعلم بالصواب

محمد خزیمہ غفرلہ ولوالدیہ

مرکز الافتاء والارشاد غرفۃ السالکین کراچی

26/شعبان/۱۴۴۳ھ

30/مارچ/2022ء

حوالہ نمبر: ۵۹۰

مؤرخہ: ۲۶/۸/۱۴۴۳ھ

Scanned with CamScanner